ڈاکٹر تنظیم الفردوس

مکتوباتِ ڈاکٹر محمد ایوب قادری بنام ڈاکٹر معین الدین عقیل

Dr. Muhammad Ayub Qadri letters addressed to Moinuddin Aqeel

Dr. Tanzeemul Firdous, Assistant Professor, Department of Urdu, Karachi University, Karachi. Pakistan.

Abstract:

Dr. Muhammad Ayub Qadri was born in a learned and lettered family of Badayun in 1926. Due to cultured family environment, he was bright in his studies from the beginning. He was the writer of many books and hundreds of research articles. His prominence was his research insight. Despite his scholarly edge over contemporaries, he ran a simple and plain life, beyond the lights of fame and prominance. His affection with researchers and scholars was exemplary. In this article, are presented, his letters to his disciple as well as associate Dr. Moinuddin Aqeel.

بدایوں اور بعد میں آنولہ:ا بریلی میں قیام پذیر ایک اعلیٰ علمی و تصنیفی روایات کے حامل گھرانے میں جولائی ۱۹۲۶ء کو آنکھ کھولنے والے والے محمد ایوب قادری نامی بچے کی پیدائش کی تاریخ ''چراغِ علم'' سے برآمد ہوئی۔ ایسی موزوں اور اپنے ممدوح کے خصائص کے مطابق تاریخیں کم ہی کہی گئی ہوں گی۔۲

محمد ایوب قادری کے جدِ اعلیٰ حکیم احمد اللہ اپنے عہد کے نامور خطیب اور عالم تھے جن کے صاجزادے اشرف الحکماً حکیم عظیم اللہ قادری علم و فضل میں اپنے عہد کے نمایاں مرتبے کے حامل افراد میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔۳ اشرف الحکماً کے چار صاجزادوں میں سے ایک حکیم سعید اللہ بھی تھے۔جن کے بیٹے مولوی رحیم بخش صاحب ڈاکٹر محمد ایوب قادری کے دادا تھے۔مولوی رحیم بخش صاحب نے مروجہ علوم میں دسترس حاصل کی۔اعلیٰ درجے کے خطاط ہونے کے علاوہ عربی ادب پر گہری نظر رکھتے تھے۔کئی کتابوں اور رسائل کے مصنف تھے۔۴

ان کے صاجزادے اور ڈاکٹر محمد ایوب قادری کے والد مولوی مشیت اللہ قادری نے اپنے والد اور دیگر علمائے کرام سے تحصیلِ علوم کے بعد تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا۔مولوی مشیت اللہ قادری

کو تاریخ و ادب سے خصوصی دلچسپی تھی۔ خصوصاً تاریخِ روہیلکھنڈ اور انساب و رجال پر گہری نظر تھی۔ آپ بھی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔[۵] ایسے نابغۂ روزگار گھرانے میں آنکھ کھولنے کا قدرتی نتیجہ یہ رہا کہ محمد ایوب قادری نے ابتدا ہی سے تحصیلِ علوم میں غیر معمولی دلچسپی ظاہر کی اور اعلیٰ نتائج حاصل کیے۔

ابتدائی تعلیم آبائی شہر سے حاصل کرنے کے بعد اپنے ننھیالی وطن بدایوں کے اسلامیہ کالج سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۰ء میں اہلِ خانہ کے ساتھ پاکستان ہجرت کی۔ ابتدا میں دادو میں قیام پذیر ہوئے پھر مستقل کراچی میں سکونت اختیار کرلی۔ یہیں محکمۂ رسد و ترقیات حکومتِ پاکستان میں ملازمت شروع کی۔ ساتھ ساتھ تعلیمی مراحل طے کرتے رہے۔ ۱۹۵۶ء میں اردو کالج سے بی۔اے اور ۱۹۶۲ء میں کراچی یونیورسٹی سے ایم۔اے اردو کا امتحان دے کر درجۂ اول میں کامیابی حاصل کی۔ قبل ازیں ۱۹۶۵ء میں سرکاری ملازمت ترک کر کے ''پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی'' میں معاون محقق اور ریسرچ افسر کی حیثیت سے کام کرنے لگے۔ اسی دوران اردو کالج سے جز وقتی استاد اور پھر مستقل لکچرر کی حیثیت سے منسلک ہو گئے اور ۲۵ نومبر ۱۹۸۳ء کو ایک ٹریفک حادثے کا شکار ہو کر انتقال کر جانے تک اعزاز و وقار کے ساتھ اسی کالج میں صدرِ شعبہ کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

منصبی ذمہ داریوں اور علمی سرگرمیوں کے دوران ہی انھوں نے ''اردو نثر کے ارتقا میں علما کا حصہ (شمالی ہند میں ۱۸۷۵ء تک)'' کے عنوان سے مقالہ لکھ کر ۱۹۸۰ء میں کراچی یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی سند بھی حاصل کی۔[۶] درجنوں مستقل تصانیف اور بلاشبہ سینکڑوں تحقیقی مقالات کے مصنف ڈاکٹر محمد ایوب قادری کی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ محدود وقت میں اس کا بیان ممکن نہیں۔

ان کی علمی کاوشوں اور تصنیفی کوششوں کا سب سے نمایاں وصف تحقیقی اندازِ نظر ہے۔ تحقیق کو اس کی تمام جزئیات کے ساتھ بروئے کار لانے میں ڈاکٹر صاحب کو کمال مہارت حاصل تھی۔ ان کے یہاں نئے اور تازہ موضوعات کے علاوہ تدوین و ترجمہ میں بھی تحقیق کا جوہر نمایاں رہتا ہے۔ مثلاً ''وقائع عبدالقادر خانی''، ''وقائع نصیر خانی'' اور ''تذکرۂ علمائے ہند'' (جو کہ مفید حواشی اور جامع علمی انداز کے مقدمے کی بنا پر ان کی ذاتی تصنیف میں شامل کیے جانے قابل ہے) تراجم کے ذیل میں ان کے عظیم علمی کارنامے ہیں۔ ''تواریخِ عجیب عرف کالا پانی'' مصنفہ جعفر تھانیسری اور ''مآثر الامرا (تین جلدیں) کے علاوہ بھی آپ کی بے شمار وقیع تصانیف ہیں۔[۷]

حقیقت یہ ہے کہ ان کی تصانیف و تالیفات کی مکمل فہرست ہی ایک مستقل مضمون کا تقاضہ کرتی

ہے۔ علم و تحقیق کی دنیا میں انھوں نے ایسا اعلیٰ منصب و مرتبہ، وہبی اور اکتسابی قوتوں کے بھرپور استعمال سے حاصل کیا۔ ان کے علمی اور تحقیقی آثار کو دیکھتے ہوئے ثناءالحق صدیقی کی یہ رائے بالکل درست معلوم ہوتی ہے کہ ''کسی شخص کو علمی دنیا میں کامیابی کی منزل تک پہنچانے کے لیے جتنی صلاحیتوں کی ضرورت ہو سکتی ہے وہ سب ایوب صاحب میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔''۸

اس علمی برتری کے باوجود ایوب قادری نے حد درجہ سادہ اور درویشانہ زندگی گذاری۔ فقر و قناعت کے ساتھ ساتھ تحقیق و جستجو کے شائقین سے ان کا خلوص و محبت بھی مثالی تھا۔ اپنی مفید اور لائقِ تحسین خدمات کے دوران انھوں نے اپنی ساری زندگی اور ساری دلچسپیاں علم و تحقیق کے لیے وقف کر رکھی تھیں۔۹

ایسا نہیں کہ ان کی دلچسپیوں کے دائرے میں صرف ان کے علمی کارنامے اور منصوبے ہی شامل رہتے ہوں بلکہ انھوں نے اپنے طلبہ اور جویانِ علم کی تشفی کو بھی اپنی مستقل دلچسپی بنائے رکھا۔ وہ جوہرِ قابل کی تلاش کا ہنر بھی جانتے تھے اور اسے تراشنے کے فن سے بھی واقف تھے۔ یہاں ان کے انھی اوصاف و خصائص کی تلاش ان کے مکاتیب میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان مکاتیب کے مخاطب ان کے ہونہار شاگرد اور دوست ڈاکٹر معین الدین عقیل ہیں۔ قارئین کو ان خطوط سے، جن کا ایک انتخاب یہاں پیش کیا جا رہا ہے، بخوبی اندازہ ہوگا کہ اہلِ علم کی دوستی ذاتی ہوتے ہوتے بھی کس کس نوع سے علمی اور تحقیقی جہت اختیار کر لیتی ہے۔ میں ان خطوط کی فراہمی اور بعض مقامات پر حواشی کی تکمیل کے لیے ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کی ممنون و مشکور ہوں۔

ڈاکٹر محمد ایوب قادری صاحب بنام ڈاکٹر معین الدین عقیل

(۱)۱

۸/۴/۷۳

جناب عقیل صاحب سلامِ مسنون

بھئی عبدالرشید شکیب۲ صاحب کہتے ہیں کہ براہِ کرم جامعہ کی کہانی۳ فوراً لائیں اس کی فوری ضرورت ہے۔ فقط خیر طلب

ایوب قادری

(۲) ۴؎

یکم اپریل/ ۷۵ء

عزیز مکرم السلام وعلیکم

استاذی المحترم جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب (حیدرآباد) کا مکتوب گرامی آیا ہے اس کو آپ پڑھ کر واپس کر دیجیے۔ محمد حسین تبریزی ۵؎ کے سلسلے میں کچھ روشنی ڈال سکیں تو بتایئے یا کسی اور بات پر۔

فتوح السلاطین ۶؎ واپس بھیج رہا ہوں۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۳) ۷؎

۲/ستمبر/ ۷۵ء

عزیز مکرم سلام ورحمۃ

عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی۔ خدا کرے آپ بخیر ہوں۔ موصوف ابوسلمان صاحب سے معلوم ہوا تھا کہ خسرو کا مضمون ۸؎ تیار کر کے آپ نے ان کو دے دیا تھا۔ اطمینان و مسرت ہوئی۔ بارش کی وجہ سے فکر ہے معلوم نہیں آپ کے علاقہ کا کیا حال ہے۔ ادھر کی متشوش خبریں اخبارات میں آتی رہی ہیں۔ اس خط کے ملنے کے بعد آپ مجھ سے ضرور مل لیجیے۔ آپ سے مشورہ کرنا ہے، خیال ہے کہ یہ خط آپ کو ۴ ستمبر کو مل جائے گا۔ جمعہ کو قبلِ جمعہ میں آپ کا انتظار کروں گا۔ ورنہ ہفتہ کو تو آپ سے ملاقات ضرور ہونی چاہیے۔ فقط والسلام

جمعہ یا ہفتہ کو ۱۲ کے بعد ہی آیئے۔ بہر حال فون پر رابطہ قائم کر لیجیے۔

فقط والسلام

خیر طلب

محمد ایوب قادری

(۴) ۹

۷۵/۹/۱۲ء

۷۸۶

عزیز مکرم سلام و رحمتہ

اس ہفتہ میں سخت علیل رہا۔ کل سے بخار آرہا ہے۔ نقاہت بدرجہ اتم ہے۔ دو چار روز میں طبیعت روباعتدال ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ ٹائپسٹ نمونہ ٹائپ کر کے لے آیا ہے۱۰۔ آپ دیکھ لیجیے۔ فقط

محمد ایوب قادری

(۵) ۱۱

۲۳/اپریل ۷۷ء   از مکان حضرت مولانا ابوسلمان صاحب

مکرمی سلام مسنون

براہِ کرم اپنی صورت دکھائیں اور خیریت سے مطلع کیجیے۔ ایک روز میں ادارۂ یادگارِ غالب گیا۔ معلوم ہوا بند ہے۔ مرزا ظفر الحسن۱۲ صاحب نے مکان تبدیل کر لیا ہے اور ان سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم نہیں ہو سکتا۔ میں نے ان کی کتاب ''ذکر یار چلے'' پڑھی ہے۔ خوب ہے۔ آپ کی امانت میرے پاس رکھی ہے۔ کسی دن آجائیے۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۶) ۱۳

یکم اپریل ۷۸ء

عزیزِ گرامی منزلت، السلام علیکم و رحمتہ اللہ

آج میں ادھر آیا۔ معلوم ہوا کہ میرے آنے سے پانچ سات منٹ قبل آپ جا چکے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہو کر مسرت ہوگی کہ آج میں نے مقالہ۱۴ داخل کر دیا ہے۔ فیس ایک ہزار روپیہ ادا کرنی ہوئی۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب اور پروفیسر محمد طاہر فاروقی۱۵ صاحب ممتحن مقرر ہو رہے ہیں۔

امید کہ آپ مع بیگم صاحبہ۱۶ بخیر ہونگے۔ فقط

محمد ایوب قادری

(۷)

۲۰/۷/۷۸ء

عزیزِ مکرم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

مولانا امداد صابری[۱۷] صاحب دہلی سے آئے ہیں۔ اتوار کے دن ۲/۱-۴ بجے ۲۳/ جولائی کو وہ مولانا سید رشید احمد ارشد[۱۸] صاحب کے یہاں آرہے ہیں۔ آپ ضرور تشریف لائیے۔

پتہ: بلاک B/678/13، نزد گل برگ اسکول۔ گل برگ چوراہے کے قریب ہے۔ 5/C بس آتی ہے۔

نوٹ: ایک فارم[۱۹] بھی دیے جا رہا ہوں اسے پُر کر کے بھیج دیجیے۔

محمد ایوب قادری

(۸)

۱۰/۱۱/۷۸ء

عزیزِ مکرم ڈاکٹر عقیل صاحب سلامِ مسنون

میں کل کراچی پہنچا۔ آج کالج میں بھی رابطہ کی کوشش کی جس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ آپ سے ملنے کو جی چاہتا ہے۔ ہاں اس مضمون (محمد علی جوہر)[۲۰] کا کیا ہوا۔ اب تو بہت دیر ہو گئی۔ امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۹)

۲/دسمبر ۷۸ء، یکم محرم ۱۳۹۹ھ

جنابِ محترم ڈاکٹر عقیل صاحب سلام ورحمت

آج میں ادھر آیا کہ آپ سے مل لوں۔ کیوں کہ مولانا ابوسلمان صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ آج آپ سے ملیں گے گویا یہ طے شدہ بات ہے۔

میں ایک مضمون سیرِ دکن[۲۱] دیے جا رہا ہوں۔ نعمت اللہ صاحب[۲۲] اسے کتابی شکل دینی چاہتے ہیں۔ آپ سے وہ چاہتے ہیں:

۱۔ اس کی مناسبت سے مقدمہ لکھ دیں۔
۲۔ اس نوع کا اُس دور کا کوئی اور ایسا سفری احوال نامہ ہو تو اسے شامل کر دیں۔ آپ اسے دیکھ کر مجھے فون سے بتایئے۔
نوٹ: یہ مضمون مکمل ہے۔

محمد ایوب قادری

(۱۰)

۱۰ ستمبر ۷۹ء
عزیزِ مکرم ڈاکٹر عقیل صاحب سلامِ مسنون
حاجی محمد زبیر صاحب کی کتاب اسلامی کتب خانے (نیا ایڈیشن) ۲۳ کی رونمائی کی تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ آپ سے تقریر کرواؤں۔ کیا خیال ہے۔ ذرا رائے سے مطلع کرنا۔
(616858)

محمد ایوب قادری

(۱۱)

۱۰/۹/۷۹ء
ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سلامِ مسنون
حاجی محمد زبیر صاحب کی کتاب اسلامی کتب خانے کا افتتاح ۲۳ ستمبر ۷۹ء بروز اتوار بوقت ۲/۱ ۴ بجے شام ایجوکیشنل کانفرنس (الطاف علی بریلوی) کے دفتر میں ہو رہا ہے آپ کو تقریر ۲۴ کرنی ہے۔ دعوت نامے کل چھپ کر آئیں گے۔ آپ کا نام مقررین میں شامل ہے۔ فقط
محمد ایوب قادری

مجھے فون کر لیجیے۔

(۱۲)

یکم ربیع الاول ۱۴۰۰ھ
م ۲۰ جنوری ۱۹۸۰ء
عزیزی المحترم سلامِ مسنون
سفر نامہ دکن ۲۵ وغیرہ مضامین کی کچھ کتابت لاہور سے آئی ہے آپ ٹیلیفون سے مطلع فرمایئے کہ

وہ کہاں سے آپ لے سکیں گے تا کہ وہیں پہنچا دی جائے۔

امید کہ مزاج بخیر ہوگا، فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۱۳)

۱۹۸۰/۲/۵ء

عزیزی المحترم عقیل صاحب! سلامِ مسنون

امید کہ کاغذات شوکت سنز سے وصول کر لیے ہو نگے۔ کسی روز مل لیجیے۔ مولانا فضل حق صاحب کے تذکروں میں ایک مضمون آپ کو مرتب کرنا ہے چاہے تو فون کر لیجیے۔ فقط

محمد ایوب قادری

(۱۴)۲۶

۱۰ فروری ۱۹۸۰ء

عزیزی المکرّم سلام ورحمت

امید کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ آپ نے کتابت شیخ شوکت علی کے ہاں سے وصول کر لی ہوگی۔
ایک رقعہ بدستِ خالد ۲۷ صاحب آپ کو بھیجا تھا۔ امید کہ ملا ہوگا۔
ایک اہم ضرورت سے میں ملنا چاہتا ہوں۔ ٹیلیفون کر کے آپ اس خط کے ملنے کے بعد مجھ سے ملاقات کر لیں۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

نعمت اللہ سلمہ لاہور سے آ گئے ہیں۔ اخبارات سے آپ کو علم ہو گیا ہو گا کہ عبدالطیف ۲۸ صاحب کا ۲۲ر جنوری ۱۹۸۰ء کو انتقال ہو گیا۔ بڑا افسوس ہوا۔

(۱۵) ۲۹؎

۱۰/۲/۱۹۸۰ء

عزیزی المحترم ڈاکٹر عقیل صاحب سلام و رحمتہ

آج ہی صبح میں نے ایک خط پوسٹ کیا ہے۔ اولین فرصت میں مجھ سے مل لیجیے۔ ضروری نوعیت کا کام ہے۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۱۶)

۱۱/۳/۸۰ء

مکرمی ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سلام مسنون

کئی روز سے خط لکھنا چاہتا تھا۔ مگر بوجوہ نہ لکھ سکا۔ علامہ فضل حق خیر آبادی پر ایک مضمون میں لکھ رہا ہوں۔ مولانا ابو سلمان صاحب تحریر فرما چکے ہیں۔۳۰؎ ایک مضمون آپ بھی سپردِ قلم فرما دیں۔ عنوان موضوع اس طرح ہوگا۔

"علامہ فضل حق خیر آبادی تذکروں میں"

کیا خیال ہے۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۱۷)

۳۰-۳-۱۹۸۰ء

عزیز مکرم سلام و رحمت

کل اتفاق سے یونیورسٹی گیا تو یہ خط ملا۔۳۱؎ آپ کا کہنا درست ہوا۔

تصویر بھیج رہا ہوں جسارت میں خبر بھجوا دیجیے۔ موضوع تحقیق "اردو نثر کے ارتقاء میں علمائے ہند کا حصہ (شمالی ہند میں ۱۸۵۷ء تک)"۔ بحیثیت صدر شعبۂ اردو کالج میں فرائض انجام دے رہا ہوں۔

اچھا والسلام

محمد ایوب قادری

(۱۸)

۴/ اپریل ۸۰ء

جناب مکرم ڈاکٹر عقیل صاحب سلامِ مسنون

مجلس اشاعت و طباعت (مقتدرہ) کی پہلی میٹنگ ۳۲ ۲۲/ اپریل ۸۰ء، بروز منگل ۲/۱-۱۰ بجے منعقد ہو رہی ہے۔ دفتر سے آپ کو خط بھیجا گیا ہے۔

احتیاطاً میں نے بھی یہ رقعہ لکھ دیا ہے۔ مجھے کہیں سے فون بھی کر دیجیے۔

فقط

محمد ایوب قادری

(۱۹)

۴-۵-۸۰ء

عزیزِ گرامی منزلت۔ سلامِ مسنون

ایک بات لکھنی بھول گیا۔ اور پھر ایک اور بات یاد آ گئی۔

۱- مولانا فضل حق خیر آبادی کے سلسلے میں کیا رہا۔

۲- ڈاکٹر ابواللیث صدیقی صاحب کے سلسلے میں ایک ۳۳ تقریب ہونے والی ہے۔

آپ کو بھی اس سلسلے میں ایک مضمون لکھنا ہے۔ اور طے یہ کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب سے متعلق ادبی تاریخوں یا رسالوں میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ ایک جگہ کر دیا جائے۔

فقط

محمد ایوب قادری

(۲۰)

۲۴/۶/۸۰ء

جناب محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب

مکرمی۔ سلامِ مسنون

یکم جولائی کو میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔ پندرھویں صدی ہجری کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ ۲ رکی شام کو پہنچوں گا تین کو اختتام ہے۔

لہٰذا میٹنگ ۳۰ جون ۳۴ کو رکھ لی ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ اگر ہو سکے تو ٹیلیفون کر لیجیے۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۲۱)

یکم نومبر ۸۰ء

عزیز گرامی منزلت السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

میں چاہتا ہوں کہ مولانا فضل حق خیر آبادی پر جو کتاب نکل رہی ہے ۳۵ اس میں آپ کی شرکت ضرور ہو۔ تذکروں والا مضمون ثناء الحق صاحب ۳۶ نے تیار کر لیا ہے۔ آپ مولانا فضل حق پر علمی انداز میں "کتابیات" مرتب کر دیں۔ میں نے ایک فہرست بنائی ہے۔ بہت سی چیزیں آپ کی نظر میں بھی ہوں گی۔ اس طرح یہ کام کی چیز ہو جائے گی۔ جواب کا منتظر رہوں گا۔ فقط

محمد ایوب قادری

(۲۲)

۸۱/۲/۸ء

عزیز مکرم ڈاکٹر عقیل صاحب سلامِ مسنون

میں آج کراچی آ گیا بفضلہٖ............

۱۰ رفروری ۸۱ء بروز منگل ٹھیک مغرب کے وقت جناب شمس الدین حنفی ۳۷ صاحب کے مکان (IV/F/8/16) پر اجتماع حسبِ سابق ہے۔ پہلے گفتگو ہوگی ما بعد ماحضر تناول فرمائیے۔ پروفیسر ابو خالد اور پروفیسر وقار حسن گل سے بھی فرما دیجیے۔ شکریہ

محمد ایوب قادری

(۲۳)

عزیزِ محترم ڈاکٹر عقیل صاحب سلامِ مسنون

میں ہندوستان سے آ گیا۔ آپ سے ملنے کو جی چاہ رہا ہے۔ کہیں سے ٹیلیفون ہی کر لیجیے۔ آپ

کے لیے چند مضامین (پندرھویں صدی کے اردو میں مصنفینِ دہلی) لایا ہوں۔ کیسے پہنچیں۔ باقی عندالملاقات۔ فقط

محمد ایوب قادری

(۲۴)

۷/۳/۸۱ء

مکرمی ڈاکٹر صاحب سلام و رحمتہ

پرسوں مقتدرہ میں میٹنگ ہے۔ وقت سے آجایئے۔ میجر آفتاب حسن صاحب ۸ ۳۸ کم وقت بیٹھیں گے۔ ٹھیک دس بجے تشریف لے آتے ہیں۔ مسائل کو ذہن میں تازہ کرلیجیے۔ اب کام میں تیزی چاہتے ہیں۔ آج میں ان سے ملا بھی تھا۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۲۵)

۱۴/۴/۸۱ء

عزیز گرامی قدر السلام علیکم

میں جمعہ کو مغرب بعد ڈاکٹر ابوسلمان صاحب کی طرف جاؤں گا۔ اخبار اردو کے بارے میں کچھ گفتگو ہوگی معاوضہ کا مسئلہ بھی زیرِ بحث آئے گا۔ آپ آجائیں تو اچھا ہے۔

مگر اس سے پہلے مجھ سے ٹیلیفون پر بات کرلیں۔ اگر میں ۱۶ تک لاہور نہیں گیا تو ۲۱ تاریخ کے بعد جاؤں گا۔ ۲۱/ اپریل کو مجلس اشاعت کی میٹنگ ہوگی۔ فقط

محمد ایوب قادری

(۲۶)

۶۔۵۔۸۱ء

جناب محترم ڈاکٹر عقیل صاحب سلام و رحمت

امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔

۱۔ حیدرآباد والی کتاب دیکھ کر اس پر کچھ گفتگو کرلی جائے[۳۹]۔

۲۔ ہاں ۱۱رمئی ۱۹۸۱ء کو نیشنل سینٹر میں جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء پر ایک مذاکرہ[۴۰] ہوگا۔ ڈاکٹر ابوسلمان صاحب اور آپ کا نام میں نے اپنی ذمہ داری پر دے دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے تو رابطہ بھی ہوگیا اور انھوں نے توثیق بھی فرمادی براہِ کرم آپ بھی زیادہ سے زیادہ ۲/۱-۵ بجے تک ۱۱رمئی کو نیشنل سینٹر تشریف لے آیئے۔

اگر کہیں سے فون کردیں تو اطمینانِ کلی ہوجائے گا۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۲۷)

۸۱/۶/۱۶ء

عزیزِ گرامی قدر سلامِ مسنون

ملنے کو جی چاہ رہا تھا۔

مدراس سے مولانا یوسف کوکن عمری[۴۱] آئے ہوئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان کا تفصیلی انٹرویو جسارت میں آجائے۔ کہیں سے ٹیلیفون کر لیجیے۔

محمد ایوب قادری

(۲۸)

م۔ ۲۱/۹/۱۴۰۱ھ

۸۱/۷/۲۴ء

عزیز گرامی قدر ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سلام ورحمتہ

آج ڈاکٹر صاحب[۴۲] سے ملاقات ہوئی۔ تفصیلی گفتگو سے تکدرِ طبع ہوا۔ میرا خیال ہے کہ ابھی میرا نام مت شامل کیجیے۔ ادھر ابھی اس میں اور کیا اضافہ ہوتا ہے لچھن اچھے نظر نہیں آتے۔ امید کہ مزاج بخیر ہوگا۔ فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۲۹)

۸۱/۱۲/۱۰ء

عزیزِ مکرم سلامِ مسنون

لغتِ تضاد۴۳؎ کے صفحات آپ نے دیکھ کر مکمل فرما لیے ہوں گے۔
براہِ کرم وہ مجھ تک پہنچا دیجیے تا کہ میں آخری شکل دے سکوں۔ ڈاکٹر ابو سلمان صاحب نے دے دیے ہیں۔ فقط

محمد ایوب قادری

(۳۰)

۸۱/۱۲/۱۹ء

عزیزِ مکرم جناب عقیل صاحب زادلطفہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

ایک مجلہ۴۴؎ دیے جا رہا ہوں اس کا ذکر ''اخبار اردو'' میں کر دیجیے اور ساتھ میں مندرجہ خبر بھی لگا دیجیے۔

''اردو واسوخت کا مطالعہ'' (آبرو سے اقبال تک) از کامل القادری ۴۵؎ یہ تحقیقی مقالہ ٹائپ ہو چکا ہے۔ جنوری ۸۲ء میں پی ایچ ڈی کے لیے پیش کر دیا جائے گا۔ اس کے نگراں ڈاکٹر فرمان فتح پوری صاحب تھے۔

فقط والسلام
محمد ایوب قادری

(۳۱)

۸۲/۲/۲۷ء

عزیز گرامی منزلت   السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ

پرسوں جمعرات کو میں پونے تین بجے شیخ شوکت علی کی دکان پر پہنچا۔ دکان بند، بازار میں ہو کا عالم تھا۔ ہڑتال تھی میں تین بجے تک وہاں تھا نہ آپ آئے نہ وہ صاحب۔ پھر میں کالج آ گیا۔ کالج میں تین بجے سے میٹنگ تھی ۵ بجے تک کالج میں رہا۔ میں یکم مارچ ۸۲ء کو لاہور جا رہا ہوں۔ خیال ہے کہ

آٹھ دس دن قیام رہے گا۔ آپ قائداعظم اکیڈمی میں خواجہ رضی حیدر صاحب سے رابطہ قائم کر کے ان صاحب سے ملاقات کر لیجیے۔ آپ کی رائے میری رائے ہے۔ بلا وجہ معاملہ کو التوا میں نہ ڈالیے۔ ہاں بدھ (۱۹۸۲/۲/۲۴ء) کو میں میجر صاحب سے مقتدرہ میں ملا بہت سی باتیں ہوئیں میرا جانا اچھا ہوا۔ غضنفر صاحب ۴۶ پر مضمون آ گیا ہے۔ شکریہ۔ اگلے جمعہ کو مولوی فضل محمد پر مضمون آ جائے گا انشاء اللہ۔

یہ اوراق آپ نے شاید غلطی سے مجھے دے دیے تھے۔ یہ واپس دیے جا رہا ہوں۔ میرے پاس تو آ گئے ہیں۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۳۲)

۸۲/۶/۱۷ء

عزیز گرامی منزلت سلام ورحمتہ

''اردوئے معلیٰ'' پیش خدمت ہے۔ ''جسارت'' میں دو چار سطریں لکھ دیں۔ ''بہادر یار جنگ نمبر'' ۴۷ کی کتابت شروع ہو چکی ہے اب آپ کا مضمون چاہتے ہیں۔ جلد از جلد مرحمت فرمائیے۔ فقط والسلام

محمد ایوب قادری

☆...... ۱۔ رفیع الدین ہاشمی

۲۔ احمد سعید تھانوی

۳۔ تحسین فراقی

ان حضرات کو بہادر یار جنگ پر لکھنے کو کہیے۔

محمد ایوب قادری

(۳۳)

۸۲/۷/۱۸ء

عزیزِ محترم ڈاکٹر عقیل صاحب

سلامِ مسنون

پیر حسام الدین راشدی ۴۸ مرحوم پر پہلا مضمون آپ کی فرمائش پر لکھا تھا جو جسارت میں شائع ہوا۔

یہ دوسرا مضمون شبیر علی کاظمی ۴۹ء کے حکم کی تعمیل میں تحریر کیا ہے۔اس مضمون کا مسودۂ اول پیش خدمت ہے۔

محمد ایوب قادری

(۳۴)

۳۱رجولائی ۸۲ء

جناب ڈاکٹر عقیل صاحب سلامِ مسنون

۱۔ خیال تھا کہ عید میں کہیں ملاقات ہو کر عید کی مسرتوں میں اضافہ ہوگا مگر آپ کی مصروفیات کب اس کا موقع دیتی ہیں۔

۲۔ دو مضمونوں کے مسودات اول آپ کے سپرد کیے جا رہا ہوں۔

۳۔ ڈاکٹر سبزواری مرحوم کی کتاب ''قواعد اردو'' ۵۰ پر مضمون بھی پیش خدمت ہے۔ اس کا عنوان آپ خود دیجیے۔ غور سے پڑھ لیجیے اگر کوئی بات قابلِ ترمیم و تصحیح نظر آئے تو درست کر سکتے ہیں مضمون پڑھنے کے بعد مجھے اپنی رائے سے مطلع کر دیجیے۔ چاہے تو ''قواعدِ اردو'' ہی عنوان دے دیجیے۔

فقط

محمد ایوب قادری

(۳۵)

۸۲/۱۲/۹ء

مکرمی ڈاکٹر صاحب سلامِ مسنون

۱۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مرحوم ۱۵ پر مضمون بھیج رہا ہوں۔ آپ ایک مرتبہ پڑھ ضرور لیجیے۔

دوسرا مضمون ''جسارت'' کے لیے پروفیسر اے بی اے حلیم ۵۲ پر ہے۔ متعلقہ تصویریں بھی ارسال ہیں۔ انھیں واپس ضرور فرما دیجیے۔

ان دونوں مضامین کی عکسی نقول ضرور فراہم کر دیجیے۔

میں ۲۵ دسمبر کو صبح ۸ بجے جہاز سے ''ہمدرد فاؤنڈیشن سیرت کانفرنس'' میں شرکت کی غرض سے لاہور جا رہا ہوں۔ مناسب سمجھیے تو فراقی صاحب کو لکھ دیجیے تا کہ ملاقات ہو جائے۔

فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۳۶)

۷؍فروری ۸۳ء

عزیزم محترم سلام و رحمتہ

آپ کا خط ملا۔ پروفیسر محمود بریلوی ۵۳ صاحب کا پتہ اور فون نمبر درج ذیل ہے۔

۱۔ پتہ جناب پروفیسر محمود بریلوی صاحب

۴۲۳/۳۲-۴۲۳/۳۲ اے ایریا، ملیر کالونی (کالا بورڈ)، کراچی نمبر ۳۷

۲۔ فون ۴۰۱۱۶۸

آپ ان سے پہلے فون پر رابطہ کر لیجیے وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنے تاثرات اگر بذریعہ ڈاک بھیجیں تو مولانا ابوسلمان صاحب کا خط بھی بھیج دیں جو انھوں نے مجھے لکھا ہے اور اس میں پروفیسر صاحب کی کتاب پر اظہارِ خیال کیا ہے۔

چند چیزیں بھیج رہا ہوں۔ اس میں معلومات جرمنی کا ایک رسالہ بھی ہے اس رسالہ میں قرآن کے متعلق ایک مختصر سا مضمون ہے کہ یمن میں کچھ نسخے ملے ہیں۔ میرے خیال سے اسے اخبارِ اردو میں نقل کر دیجیے۔ امید کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

محمد ایوب قادری

(۳۷)

۸۳/۹/۲۲ء

عزیزِ مکرم سلامِ مسنون

عید مبارک (محبوب الحسن ارشدی بدایونی ۲۱؍ستمبر ۸۳ء کو مکہ معظمہ میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ وہ فریضۂ حج سے فارغ ہوئے تھے۔ وہ اچھے اور خوش فکر شاعر تھے ان کا دیوان طباعت کے لیے تیار تھا۔)

یہ خبر جسارت میں بھجوا دیجیے۔ فقط والسلام

محمد ایوب قادری

(۳۸)

عزیز گرامی منزلت سلامِ مسنون

کل میں نے ایک لفافہ خواجہ قطب ۵۴ صاحب کو دیا تھا کہ اگر آپ انتخاب میں تشریف لائیں تو

آپ کو دیدیا جائے۔ خیال ہے کہ مل گیا ہوگا۔

عزیزی نعمت اللہ قادری سلمہ نے مقدمہ ۵۵ کے بارے میں بھیجا تھا۔

بعجلت ممکنہ اس کو مکمل کر کے مجھے دو ایک روز میں دے دیجیے تا کہ میں اس کو بھیج دوں۔ اگر براہِ راست بھیجیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر دیجیے۔

ابو معاویہ معرفت مکتبۂ سلفیہ
شیش محل روڈ، لاہور

رجسٹرڈ بھیجیے اور مجھے بھی مطلع کر دیجیے۔

میں اس خط کے جواب کا متوقع رہوں گا۔ فقط

محمد ایوب قادری

اسناد و حواشی

تمہید

۱۔ مغلیہ دورِ حکومت کے عہدِ زوال میں شمالی ہندوستان میں قائم ہونے والی ریاستوں میں روہیلکھنڈ میں قائم ہونے والی ''روہیلہ'' حکومت امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بانی تو نواب محمد علی خاں تھے لیکن ان کے جانشین حافظ رحمت خاں نے اس ریاست کے لیے ''آنولہ'' ہی کو صدر مقام کی حیثیت دی۔ بعد میں حافظ رحمت خاں نے دارالحکومت ''بریلی'' منتقل کر دیا، لیکن اس دوران اس علاقے کو غیر معمولی رونق اور ترقی نصیب ہوئی جس کے نقوش برسوں قائم رہے لہٰذا ڈبلیو فرینکلن نے ''تاریخ شاہ عالم'' میں ''آنولہ'' کا ذکر بڑے نمایاں اسلوب میں کیا ہے۔ بحوالہ: ثناالحق صدیقی ''محمد ایوب قادری محقق و مصنف'' مشمولہ ''ماہنامہ انجمن اسلامیہ میگزین'' کراچی ۱۹۸۰ء، شمارہ مئی، ص ۱۲۔

۲۔ عقیل، معین الدین، (تعارف) ''غالب اور عصرِ غالب'' مصنف ڈاکٹر ایوب قادری، ۱۹۸۲ء، غضنفر اکیڈمی کراچی، ص ۱۳ (ثناالحق صدیقی صاحب نے اپنے ایک مضمون میں ڈاکٹر صاحب کی تاریخِ پیدائش کے حوالے سے جون کا مہینہ تحریر کیا ہے ''محمد ایوب قادری محقق و مصنف'' مشمولہ ''ماہنامہ انجمن اسلامیہ میگزین'' کراچی ۱۹۸۰ء، ص ۱۵؛ جب کہ ڈاکٹر عقیل نے اپنے پیش لفظ میں جولائی لکھا ہے۔ ڈاکٹر عقیل کی تحریر مستند معلوم ہوتی ہے کیوں کہ ''غالب اور عصرِ غالب'' کے پیش لفظ میں خود ایوب قادری صاحب کی تحریر ہے کہ ''ثاقب علی خاں کی خواہش اور اصرار پر عزیز محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل نے مجھ سے تحریری مواد حاصل کر کے تعارف لکھا ہے''۔)

۳۔ محمد حسین، سید، مولوی، سید پوری بدایونی، ''مظہر العلماً'' مرتبہ ڈاکٹر ایوب قادری مشمولہ ''العلم'' کراچی، ۱۹۸۱ء، اکتوبر تا دسمبر، ص ۴۲۔

۴۔ (تعارف) ''غالب اور عصرِ غالب'' مصنف ڈاکٹر ایوب قادری، ۱۹۸۲ء، غضنفر اکیڈمی کراچی، ص ۱۲۔
۵۔ ''محمد ایوب قادری محقق و مصنف'' مشمولہ ''ماہنامہ انجمن اسلامیہ میگزین'' کراچی ۱۹۸۰ء، ص ۱۵۔
۶۔ عمیر الہاشمی، ''اردو نثر میں علما کا حصہ کے عنوان سے ڈاکٹریٹ کرنے والے پروفیسر محمد ایوب قادری سے ایک ملاقات'' (انٹرویو) مشمولہ ''ترجمانِ اسلام''، ۱۹۸۰ء ہفت روزہ، لاہور، ۳۰ مئی تا ۵ جون، ص ۷ تا ۹۔
۷۔ (تعارف) غالب اور عصرِ غالب'' مصنف ڈاکٹر ایوب قادری، ۱۹۸۲ء، غضنفر اکیڈمی کراچی، ص ۱۲ تا ۱۶۔
۸۔ ''محمد ایوب قادری محقق و مصنف'' مشمولہ ''ماہنامہ انجمن اسلامیہ میگزین'' کراچی ۱۹۸۰ء، ص ۱۹۔
۹۔ ایضاً۔

متن

۱۔ یہ خط لائنوں والی کاپی کے ایک صفحے کے درمیان تحریر کیا گیا ہے۔ تاریخ نیچے درج ہے۔
۲۔ عبدلرشید شکیب: بہادر یار جنگ اکیڈمی کراچی کے رکن اور حیدرآباد دکن کے ادب اور تہذیب پر کتابوں کے مصنف۔ ۲۰۰۶ء میں انتقال ہوا۔
۳۔ جامعہ کی کہانی: عبدالغفار مدہولی کی تصنیف ''جامعہ کی کہانی'' جو دراصل جامعہ ملیہ دہلی کی تاریخ ہے۔
۴۔ یہ خط ادارۂ تحقیق و تصنیف کے لیٹر پیڈ پر تحریر کیا گیا ہے اور پتا نارتھ ناظم آباد A\174/N کراچی۔ ۳۳'' درج ہے۔
۵۔ ''برہانِ قاطع'' فارسی کی نہایت اہم اور متداول لغت ہے۔ اس کا مؤلف محمد حسین ابن خلف تبریزی متخلص برہان تھا۔ یہ لغت ۱۰۶۲ھ میں گول کنڈہ میں مرتب ہوئی تھی۔ (بحوالہ: نذیر احمد، ''نقدِ قاطع برہان''، ۱۹۸۵ء، دہلی) ۱۸۳۲ء میں اس کا یک نسخہ دہلی سے شائع ہوا جو غالب کی نظر سے گذرا اور انھوں نے اس کے اغلاط و اوہام نشان زد کر کے کر کے اپنی تصنیف ''قاطع برہان'' کی بنیاد رکھی۔ یہ تصنیف اگرچہ ۱۸۶۰ء میں مرتب ہو چکی تھی لیکن ۱۸۶۲ء میں اکمل المطابع سے شائع ہوئی۔ (آرزو، مختارالدین احمد، ''غالب کی ایک کم یاب تصنیف، تیغ تیز''، مشمولہ شش ماہی ''غالب''، ۲۰۰۰ء، کراچی) جب کہ سید معین الرحمٰن نے ''اشاریۂ غالب'' میں اس کا سنِ اشاعت ۱۸۶۸ء درج کیا ہے۔ یہ تصنیف لغت اور مسائلِ زبان پر ایک طویل بحث کا آغاز ثابت ہوئی۔
۶۔ فتوح السلاطین: عصامی کی معروف منظوم تاریخ جو عہدِ سلطنتِ دہلی کا احاطہ کرتی ہے، اس کتاب کے دو ایڈیشن شائع ہوئے ایک مرتبہ محمد یوشع مطبوعہ مدراس ۱۹۴۶ء میں اور دوسری بار مرتبہ ڈاکٹر ہادی حسن بمبئی ۱۹۳۸ء
۷۔ یہ خط ادارۂ تحقیق و تصنیف کے لیٹر پیڈ پر لکھا گیا ہے اور پتہ A/174/N نارتھ ناظم آباد درج ہے
۸۔ خسرو والا مضمون: جناح کالج کا علمی و ادبی مجلہ ''ہم سخن'' جس نے ''خسرو نمبر'' نکالا تھا۔ اس مجلّے کے عصمت اللہ خان تھے جو ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری کے ہم زلف اور اردو کے پروفیسر تھے۔ ۱۹۷۵ء میں انتقال ہوا۔ جس مضمون کی جانب اشارہ ہے وہ ''خسرو کا حادثۂ اسیری'' کے نام سے ''خسرو نمبر'' میں شائع ہوا۔
۹۔ یہ خط پوسٹ کارڈ پر لکھا گیا ہے جس پر انگریزی، اردو اور بنگلہ زبانوں میں پوسٹ کارڈ اور اردو اور بنگلہ زبانوں میں

جب کہ دیگر اندراجات اردو اور بنگلہ زبانوں میں لکھے ہوئے ہیں

۱۰؎ ''مآثر الامرا'' ۱۹۸۰ء تصنیف شاہنواز خان ترجمہ ڈاکٹر ایوب قادری صاحب کی جانب اشارہ ہے۔ یہ تصنیف تین جلدوں میں مرکزی اردو بورڈ لاہور سے شائع ہوئی۔

۱۱؎ ایوب قادری کا مذکورہ بالا خط پوسٹ کارڈ پر محررہ ہے اور اس کی پشت پر ابوسلمان صاحب کی یہ تحریر ہے: مکرمی

سلام مسنون

رحیم بخش شاہین (۱☆) کو ان کی دو کتابوں ☆۲ کے لیے خط لکھا تھا ایک کتاب ''اقبال کے معاشی نظریات'' (۳☆) انھوں نے بھیج دی ہے۔

اُن کی انگریزی والی کتاب (۴☆) میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

والسلام

ابوسلمان

☆۱۔ رحیم بخش شاہین: ماہرِ اقبالیات اور علامہ اقبال یونیورسٹی، اسلام آباد میں اقبالیات کے پروفیسر۔ اقبال پر کئی اہم اور وقیع کتابوں کے مصنف

☆۲۔ شاہین صاحب کی دونوں کتابیں یہ ہیں:

شاہین، رحیم بخش، ''اوراقِ گم گشتہ'' (علامہ اقبال کے بارے میں غیر مدون تحریریں)، ۱۹۷۵ء، لاہور، آل پاکستان اسلامک پبلیکیشنز ....، "MEMONTOS OF IQBAL"، ۱۹۷۷ء، لاہور، آل پاکستان اسلامک پبلیکیشنز۔

☆۳۔ ''اقبال کے معاشی نظریات'' آل پاکستان اسلامک ایجوکیشن کانگریس، لاہور۔

☆۴۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ☆۲

۱۲؎ مرزا ظفر الحسن: ۳ جون ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے اور ۴ ستمبر ۱۹۸۴ء کو فوت ہوئے۔ جامعہ عثمانیہ کے فارغ التحصیل تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ریڈیو پاکستان میں ملازمت اختیار کی۔ کراچی کی ادبی اور سماجی زندگی میں ایک اہم شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ فیض احمد فیض کی تحریک پر ''ادارۂ یادگارِ غالب'' قائم کیا جس کے تحت ''غالب لائبریری'' بھی قائم ہوئی۔ ابتدا ہی سے مرزا صاحب اس ادارے کے معتمد رہے۔ متعدد یادداشتوں ''ذکرِ یار چلے'' ۱۹۷۰ء، ''پھر نظر میں پھول مہکے'' ۱۹۷۴ء، ''وہ قربتیں سی وہ فاصلے سے''، ''دکن اداس ہے یارو'' ۱۹۷۷ء ''قرضِ دوستاں'' ۱۹۸۱ء، ''عمرِ گزشتہ کی کتاب'' ۱۹۶۹ء وغیرہ کے مصنف۔ (بحوالہ ''دبستانوں کا دبستان'' جلد اول؛ ص ۲۹۹ تا ۳۰۱)

۱۳؎ یہ خط ادارۂ یادگارِ غالب کے سہ ماہی جریدے ''غالب'' ۵☆ کے لیٹر پیڈ پر لکھا گیا ہے۔ مدیرِ اعلیٰ فیض احمد فیض جو کہ صدر ادارۂ یادگارِ غالب بھی ہیں اور مدیر مرزا ظفر الحسن معتمد ادارۂ یادگارِ غالب کے ناموں کے علاوہ پوسٹ بکس نمبر ۲۲۶۸۔ ناظم آباد۔ ۱۸ درج ہیں

☆۵۔ ادارۂ یادگارِ غالب کے زیرِ اہتمام سہ ماہی جریدہ ''غالب'' کے نام سے جنوری ۱۹۷۵ء میں جاری ہوا۔ جس کے

مدیر اعلیٰ فیض احمد فیض (بانی وصدر ادارۂ یادگارِ غالب)۔ مدیر مرزا ظفر الحسن نے ''ادارہ، لائبریری، جریدہ'' کے عنوان سے اداریہ لکھتے ہوئے بیان کیا تھا کہ'' یہ جریدہ ادارۂ یادگارِ غالب اور غالب لائبریری کا ترجمان ہے۔ ہمارا مطمحِ نظر کوئی کاروبار یا مالی منفعت قطعاً نہیں۔ زبان و ادب کی خدمت ہمارا مسلک ہے۔'' (شمارہ نمبر۱، ص ۶) سہ ماہی ''غالب'' کا یہ پہلا دور ۱۹۷۷ء میں ''اقبال نمبر'' کی اشاعت کے ساتھ ختم ہوگیا۔ اسی دوران اپریل تا جون ۱۹۷۶ء کا شمارہ ''فیض نمبر'' بھی شائع کیا گیا۔ ''غالب'' کا دوسرا دور جولائی تا دسمبر ۱۹۸۷ء اور جنوری تا جون ۱۹۸۸ء کے مشترکہ شمارے سے شروع ہوا۔ اب ''غالب'' سہ ماہی کے بجائے شش ماہی تھا۔ مرتبین میں مختار زمن اور مشفق خواجہ کے نام شامل تھے۔ ''غالب'' کا یہ دوسرا دور ۲۰۰۰ء میں انیسویں شمارے کی اشاعت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

۱۴ مقالہ: تفصیل کے لیے حاشیہ نمبر ۱۳ دیکھیے

۱۵ طاہر فاروقی: جامعہ پشاور میں اردو کے پروفیسر اور معروف تصنیف ''سیرتِ اقبال'' کے مصنف

۱۶ بیگم صاحبہ: محترمہ فریسہ عقیل جو معروف براڈ کاسٹر اور جدید اردو فکشن کے حوالے سے معتبر نقاد محمد عمر مہاجر کی صاحبزادی ہیں اور اپنے والد کی کئی تصانیف مرتب کر کے شایع کر چکی ہیں۔

۱۷ مولانا امداد صابری: متعدد کتابوں کے مصنف جن میں ''تاریخِ اردو صحافت'' (۵ جلدیں) ۱۹۷۳ء، دہلی؛ ''......دہلی کے اخبار نویس'' جلد اول؛ ''دلی کے قدیم مدارس اور مدرس''؛ ''دلی کی صدیقی برادری کی شخصیات''؛ ''دلی کی عجیب ہستیاں''؛ ''گلدستۂ صحافت''؛ اور ''فرنگیوں کا جال''، ۱۹۷۹ء، وغیرہ آپ کی معروف تصانیف ہیں۔

۱۸ مولا رشید ارشد: کراچی یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر

۱۹ اس خط کے ساتھ ''بزمِ اہلِ قلم ☆ کھتری پبلیکیشنز'' کمرہ نمبر ۳۲۳، کے۔ایم۔سی بلڈنگ، نوب مہابت خانجی روڈ لی مارکیٹ کراچی کے پتے کے ساتھ ایک لیٹر پیڈ منسلک ہے جس پر ''کوکب رشیدی، چیئرمین، مرتبین کمیٹی'' کی جانب سے درج ذیل تحریر ٹائپ ہے اور مکتوب الیہ کا نام ''ڈاکٹر معین الدین عقیل'' ہے۔

''مکرمی! بزمِ اہلِ قلم نے کھتری پبلیکیشنز کے باہمی اشتراک سے برِ صغیر پاک و ہند کی ادبی شخصیات پر مشتمل ایک مستند کتاب بنام ''برِ صغیر پاک و ہند کی ادبی شخصیات'' شایع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں ادبی شخصیات منسلکہ فارم خود اپنے ہاتھ سے پُر کر کے ارسال کریں گی جن کی مدد سے ایک یادگار تاریخی ادبی کتاب مرتب کی جائے گی جو یقیناً اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگی۔ کتاب کے مرتبین کوکب رشیدی، عبدالکریم کھتری اور محمد رفیق کھتری نے جن معروف ادبی شخصیات سے رابطہ قائم کیا انھوں نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے اور اس امید کا ظہار کیا کہ ملک کے تمام اہلِ قلم حضرات اور علمی و ادبی ادارے ادیب و شعرأ کرام کے کوائف مرتب کرنے میں بھرپور تعاون کا مظاہرہ کریں گے۔

یہ کتاب گو کہ اردو زبان میں شائع ہوگی مگر اس میں دیگر تمام زبانوں سندھی، بلوچی، پشتو، پنجابی اور گجراتی کے شاعروں اور ادیبوں کو بھی جگہ دی جائے گی۔

اس ضمن میں آپ سے بھی درخواست کی جاتی ہے کہ منسلکہ فارم پُر کرکے بمعہ پاسپورٹ سائز تصویر اور دیگر مواد (اگر ارسال کرنا چاہیں) جلد از جلد مندرجہ بالا پتہ پر ارسال فرمائیں۔

شکریہ۔

کوکب رشیدی

چیئرمین

۲۰۔ محمد علی جوہر: مراد مضمون ''مولانا محمد علی اور ترکی'' جو قادری صاحب نے اردو کالج کے علمی مجلّے ''برگِ گل'' کے لیے لکھوایا تھا؛ ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا۔

۲۱۔ ''سیرِ دکن'': یہ مضمون اکبر شاہ نجیب آبادی کے رسالے ''عبرت'' میں ۱۹۱۶ء میں قسط وار شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے مصنف منشی عبدالغفار خان تھے۔ ایوب قادری صاحب کا خیال تھا کہ یہ مضمون جو دراصل مضمون نگار کا سفرنامہ تھا، بہت معلوماتی ہونے کے سبب مرتب کرکے شائع ہونا چاہیے۔ چناں چہ ان کی خواہش کے مطابق اس مضمون کو حواشی، تعلیقات اور مقدمے سمیت مرتب کیا گیا اور مکتبۂ اسلوب کراچی سے شائع ہوا۔

۲۲۔ نعمت اللہ صاحب: مراد نعمت اللہ قادری صاحب جو ایوب صاحب کے برادرِ خورد تھے اور کتابوں کا کاروبار کرتے تھے۔ بڑی وضع دار شخصیت کے مالک ہونے کے علاوہ اپنے عہد کی علمی سرگرمیوں سے واقفیت رکھتے تھے۔ ۲ اپریل ۱۹۸۱ء کو ایک حادثے کے نتیجے میں انتقال ہوا۔ (بحوالہ: رحمت فرخ آبادی، پروفیسر، ''نعمت اللہ قادری مرحوم''، ''العلم'' کراچی، ۱۹۸۳ء، جنوری تا مارچ، ص ۶۶ تا ۶۹)۔

۲۳۔ حاجی محمد زبیر: ''اسلامی کتب خانے'' ۱۹۷۸ء، کراچی، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی۔

۲۴۔ مقالہ ''اسلامی کتب خانے'' (تبصرہ) مصنفہ محمد زبیر، مشمولہ ''اسلامی کتب خانے کی تقریبِ رونمائی'' مرتبہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری، کراچی۔

۲۵۔ سفرنامۂ دکن مراد ''سیرِ دکن'' حاشیہ نمبر ۲۴ ملاحظہ ہو۔

۲۶۔ یہ خط ایوب قادری صاحب کے لیٹر پیڈ پر محررہ ہے۔

۲۷۔ خالد صاحب: ابو خالد صاحب؛ ایک مقامی کالج میں اردو کے لیکچرار۔

۲۸۔ عبداللطیف: مشہور تعمیراتی کمپنی لطیف بلڈرز کے مالک اور اہلِ ذوق تھے۔ انھوں نے اپنے والد کی یاد میں ''حیدر علی میموریل اکیڈمی'' قائم کی تھی۔ اکیڈمی کے تحت اہم کتابوں کی اشاعت کا منصوبہ بنایا تھا۔ اسی منصوبے میں سید علی بلگرامی کی ''معاصرِ دکن'' بڑے اہتمام سے شائع ہوئی تھی۔ اس اشاعت کی ذمہ داری نعمت اللہ قادری کی تھی اور ڈاکٹر معین الدین عقیل نے اس کا مقدمہ لکھا تھا۔

۲۹۔ یہ وہی رقعہ ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔

۳۰۔ مولانا ابوسلمان: ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری: اردو زبان کے معروف محقق؛ حال مقیم کراچی

۳۱۔ جامعہ کراچی کے دفترِ مسجل سے جاری کردہ خط کے مطابق ۲۹/۳/۱۹۸۰ء کو ڈاکٹر ایوب قادری کو پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی گئی۔ اسی خط کے عکس پر قادری صاحب نے پس نوشت کے طور پر یہ سطریں تحریر کی ہیں (ت) جامعہ

کراچی کی جانب سے جاری کردہ خط کی انگریزی عبارت یہ ہے:

No.BASR/80-Controller of Examinations, Dated:29-3-1980

The Vice-Chancellor has been pleased to order award of Ph.D.Degree in Urdu to Mr.Muhammad Ayub Qadri which has already been recommended by the Board of Avanced Studies and Research and the Academic Council in the meetings of 16-3-1980 and 24-3-1980, respectively.

Action of the Vice-Chancellor will be reported to the Syndicate in due course of time.

Registrar.

copies to:-

1. Dean Faculty of Arts.
2. Chairman, Dept.of Urdu.
3. Mr.Muhammad Ayub Qadri, A/174/N, North Nazimabad, Karachi,-33.
4. office cpy.

Registrar.

۳۲ مجلسِ اشاعت وطباعت مقتدرہ: یہ مجلس ڈاکٹر ایوب قادری صاحب کی سربراہی میں تشکیل دی گئی تھی۔ جس میں ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری، ڈاکٹر معین الدین عقیل اور مقتدرہ کے مدیرِ علمی شامل تھے۔ اس کے وظائف میں مقتدرہ کے طباعتی منصوبوں کی تیاری اور تکمیل تھا۔ اسی مجلس کے زیرِ اہتمام ''اخبارِ اردو'' جاری ہوا اور متعدد طباعتی منصوبے تشکیل دیے گئے جن میں سے ایک منصوبہ ''انگریزی اردو لغت'' کا بھی تھا۔ یہ لغت مکمل ہوکر بعد میں ''قومی انگریزی لغت'' کے نام سے شائع ہوئی۔

۳۳ ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر ابوالیث صدیقی کی علمی خدمات کے اعزاز میں ایجوکیشنل کانفرنس نے یہ تقریب منعقد کی تھی جس میں ڈاکٹر عقیل نے ''ابواللیث صدیقی کی لسانی خدمات'' کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ اس موقع پر کراچی لٹریری فورم نے ایک یادگار مجلّہ ''ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی پچاس سالہ خدمات'' بھی نکالا گیا۔ ڈاکٹر عقیل کا مذکورہ بالا مضمون اسی مجلّے میں شائع ہوا۔

۳۴ مجلسِ اشاعت وطباعت کی میٹنگ

۳۵ فضلِ حق خیرآبادی والی کتاب: یہ کتاب محمد سعید الرحمن علوی نے ''علامہ فضلِ حق خیرآبادی اور جہادِ آزادی'' کے عنوان سے مرتب کی تھی جو لاہور سے ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں ثناالحق صدیقی صاحب کا مضمون ''مولانا فضلِ حق خیرآبادی، ہمعصر تذکروں کی روشنی میں''، ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری کا مضمون ''مولانا فضلِ حق خیرآبادی'' اور ڈاکٹر معین الدین عقیل کا تحریر کردہ مضمون ''مولانا فضلِ حق خیرآبادی اور جہادِ آزادی'' شامل تھے۔

۳۶؎ ثناءالحق صدیقی تھانہ بھون کے ایک علمی گھرانے میں ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ ایک گوشہ نشین عالم اور مرنجان مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ تھے۔ سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد آپ انجمن ترقی اردو کراچی کے شعبۂ تصنیف و تالیف سے منسلک ہوگئے۔ ایک طویل عرصے تک ''العلم'' کے تبصرہ نگار اور ''انجمنِ اسلامیہ میگزین'' کے مدیر بھی رہے۔ اردو، انگریزی اور فارسی زبانوں پر اعلیٰ مہارت کے علاوہ عربی، ہندی، فرانسیسی اور اسپینی زبانوں میں بھی دسترس رکھتے تھے۔ ریاضی، اردو و فارسی ادب، تاریخِ اسلام، ارضیات و فلکیات جیسے علوم میں آپ کی تصانیف ان علوم میں آپ کی دلچسپی کا مظہر ہیں۔ (بحوالہ: ''دبستانوں کا دبستان'' جلد دوم؛ ص ۱۲۶/۱۲۷)
شخصی وضعداری اور علمی دیانت ان کی ذات کا خاصہ تھی۔ تحقیق و جستجو کے غیر معمولی مادے نے آپ کو اعلیٰ درجے کے علمی کاموں پر آمادہ کیا۔ ''میر و سودا کا دور؛ اردو شاعری کا عہدِ زریں''، ''نقوشِ مائل''، ''دیوان یقین''، ''میری ماں''، ''جہادِ شاملی و تھانہ بھون''، ''زمین پر رہ کر آسمانوں کی سیر''، ''بزمِ انجم''، ''تصوف کی حقیقت''، مولانا محمد علی جوہر۔ جہات اور تعلیمی نظریات''، تاریخِ اندلس قبل از اسلام''، ''زوالِ سلطنتِ مغلیہ''، ''غزواتِ نبوی''، ''تحقیق وحدت الوجود و والشہود''، ''کتاب الرسول''، '' قرآن اور جدید سائنس''، ''بائبل، قرآن اور سائنس''، ''چند مکاتیب''، اور مفتی انتظام اللہ شہابی کے اشتراک سے ''علمائے سلف اور نابینا علماً'' جیسی گراں قدر تصانیف کے علاوہ بیش بہا تراجم بھی آپ سے یادگار ہیں۔ مثلاً ''تاریخ شاہ عالم''، ''مہ و انجم''، ''مرج البحرین''، ''شرحِ رباعیات''، ''آثار و باقیات''، ''مسلمان اندلس میں'' وغیرہ (حنا ابراہیم، ''ثناءالحق صدیقی؛ شخصیت اور فن''، (غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ برائے ایم۔ اے، شعبۂ اردو، جامعہ کراچی) ثناء صاحب کی شخصیت میں جستجو کے ساتھ استغنا اور بے نیازی کی غیر معمولی صفت موجود تھی۔ ان سے ملنے والے صاحبانِ علم کی ان کے بارے میں یکساں رائے سامنے آتی ہے۔ استغنا کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے اپنی تدریسی ذمہ داریوں کی بجا آوری کے لیے کتنے ہی اعلیٰ پائے کے مضامین خود لکھ کر اسکول کے بچوں کے نام سے شائع کر دیا کرتے تھے۔ بقول ڈاکٹر معین الدین عقیل انھوں نے بچوں کے نام سے ''مسلمان سائنس دان'' اور ''علمِ تشریحِ بدن میں مسلمانوں کا حصہ'' دو کتابیں خود تحریر کیں جو مطبوعہ لیکن کمیاب ہیں۔

۳۷؎ شمس الدین حنفی: باذوق اہلِ علم اور اہلِ علم کے لیے ایسی تقاریب کا اہتمام کرتے تھے۔

۳۸؎ میجر آفتاب حسن: کراچی یونیورسٹی میں کیمیا کے پروفیسر اور سائنٹفک سوسائٹی کے معتمد۔ نفاذِ اردو کے سرگرم کارکن اور متعدد تعلیمی و نسابی کتابوں کے مصنف۔ اس وقت مقتدرہ کے سیکریٹری تھے۔

۳۹؎ ''تحریکِ آزادی اور مملکتِ حیدرآباد'' کے مسودے کی اشاعت کے معاملے پر گفتگو ہونی تھی۔

۴۰؎ جنگِ آزادی پر مذاکرہ: اس مذاکرے میں ڈاکٹر معین الدین عقیل نے ''جنگِ آزادی اور اردو صحافت'' کے موضوع پر مضمون پڑھا تھا۔ یہ مضمون آپ کی کتاب ''تحریکِ آزادی میں اردو کا حصہ'' کے ایک باب پر مشتمل تھا۔

۴۱؎ یوسف کوکن عمری: فارسی اور عربی کے محقق اور مدراس یونیورسٹی میں عربی و فارسی کے پروفیسر اور متعدد وقیع کتابوں کے مصنف۔

۴۲۔ ڈاکٹر صاحب مراد ڈاکٹر ابواللیث صدیقی: شعبۂ اردو جامعہ کراچی میں مہمان استاد کے طور پر تدریس کا معاملہ زیرِ غور تھا جس میں شعبے کی سیاست کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر ایوب قادری نے تامل کیا تھا۔

۴۳۔ مقتدرہ قومی زبان کا ایک منصوبہ جس میں پیش رفت ہوئی لیکن یہ منصوبہ بوجوہ مکمل نہ ہوسکا۔

۴۴۔ اردو کالج سے شائع ہونے والا شعبۂ اردو کا ایک مجلّہ جس میں ادبی وتنقیدی مضامین شائع ہوتے تھے۔اس مجلّے کا نام ''اردوئے معلّٰی'' تھا۔

۴۵۔ کامل القادری؛ سید کامل القادری ۱۹۳۲ء میں بہار میں پیدا ہوئے۔علی گڑھ سے ثانوی تعلیم حاصل کرکے بمبئی چلے گئے اور وہیں مزید تعلیم حاصل کی۔اس دوران وہ انجمن ترقی اردو کے آفس سیکریٹری رہے اور تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔اسی دوران عملی صحافت بھی شروع کی۔قیامِ پاکستان کے بعد کراچی آئے لیکن جلد ہی کوئٹہ منتقل ہوگئے اور طویل عرصے تک وہاں کی علمی وادبی دنیا میں سرگرم رہے۔انھوں نے بلوچستان کی تہذیب و تاریخ اور زبان وادب کا تحقیقی جائزہ لینے کے علاوہ بلوچستان رائٹرز ایسوسی ایشن اور پاکستان چلڈرن اکیڈمی کوئٹہ قائم کی۔یہاں آپ نے بلوچی زبان وادب پر کئی تصانیف وتالیف پیش کیں۔''قدیم بلوچستان''، ۱۹۷۱ء، کوئٹہ: ''بلوچ قبائل (ترجمہ)''، ۱۹۸۳ء، کوئٹہ۔اس کے علاوہ عبدالرحمٰن براہوی کے اشتراک سے ۱۹۷۳ء ''بلوچی و براہوی مصنفین'' نامی تالیف مرتب کی جو کراچی سے شائع ہوئی۔۱۹۷۰ء میں لاہور کے قیام کے دوران ایم۔اردو کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔۱۹۷۵ء میں کراچی آگئے اور بچوں کا ایک رسالہ نکالا اور ۱۹۷۷ء میں ترقی اردو بورڈ (اردو لغت بورڈ) میں نائب مدیر مقرر ہوئے۔(بحوالہ ''دبستانوں کا دبستان؛ کراچی'' جلد اول، ص ۳۶۳ تا ۳۶۵) جنوری ۱۹۷۹ء میں جامعہ کراچی نے آپ کو پی۔ایچ۔ڈی میں داخلہ دیا لیکن آپ اپنا تحقیقی مقالہ داخل کرکے سند کی تکمیل نہ کرسکے۔

۴۶۔ غضنفر صاحب؛ پروفیسر حبیب اللہ خان غضنفر شعبہ اردو جامعہ کراچی کے اولین اساتذہ میں شامل انتہائی قابل اور عالم و فاضل شخص تھے۔کئی اہم کتابوں مثلاً ''اردو عروض''، ''ہندی ادب'' اور ''زبان وادب'' جیسی اہم تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔علمِ عروض پر غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔کھرے اور صاف گو انسان تھے۔۵ فروری ۱۹۷۳ء کو اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔(بحوالہ ''دبستانوں کا دبستان'' جلد اول، ص ۱۳۳ تا ۱۳۵)

۴۷۔ بہادر یار جنگ نمبر: ''برگِ گل'' کا بہادر یار جنگ نمبر'' جس میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کا مضمون ''مجلسِ اتحاد المسلمین'' کے عنوان سے شائع ہوا۔بعد میں یہ مضمون جولائی اور اکتوبر ۱۹۸۴ء میں پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کے جرنل میں شائع ہوا۔

۴۸۔ (وفات یکم اپریل ۱۹۸۲ء) پیر حسام الدین راشدی: معروف محقق اور دانشور جن کی خدمات کے اعتراف میں ایوب قادری صاحب نے ''اردو کے پیر صاحب'' کے نام سے ایک مضمون لکھا تھا جو کہ ''قومی زبان'' میں شائع ہوا تھا۔

۴۹۔ شبیر علی کاظمی: انجمن ترقی اردو کے نائب معتمد اور اردو زبان کے محقق۔آپ کی تصنیف ''پراچین اردو'' معروف ہے۔

۵۰ ''اردو قواعد'' شوکت سبزواری کی تصنیف جسے مشفق خواجہ نے شائع کیا تھا اور قادری صاحب نے اس پر تبصرہ تحریر کیا جو کہ ''اخبارِ اردو'' میں شائع ہوا۔

۵۱ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی: (۱۹۰۳ء۔۱۹۸۱ء) متحدہ ہندوستان میں یو۔پی کے ایک علم دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد تعلیم اور ملازمت ساتھ ساتھ جاری رکھی۔ اسی دوران عملی سیاست میں بھی شریک ہوئے۔ عملی زندگی کا آغاز بطور صحافی کیا۔ اسی دوران انھوں نے اردو میں متعدد ڈرامے بھی لکھے جو اسٹیج پر پیش کیے جاتے تھے۔ بعد ازاں اسکالرشپ پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے کیمبرج چلے گئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد روزِ اول سے پاکستانی قوم کے مفاد کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو وقف کر دیا۔ ۱۹۶۱ء میں آپ کو جامعہ کراچی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔ اپنے گوناگوں تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے یونیورسٹی کو جنوبی ایشیا کی جامعات میں نمایاں مقام دلوایا۔ علمی و ادبی کتب کے علاوہ تاریخ پر آپ کی کتابیں استناد کا درجہ رکھتی ہیں۔
(بحوالہ: ''دبستانوں کا دبستان؛ کراچی'' جلد اول، ص ۵۷)

۵۲ پروفیسر ابو بکر احمد حلیم؛ نامور ماہرِ تعلیم و تاریخ۔ تحریکِ پاکستان کے کارکن۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں صدر شعبۂ تاریخ رہنے کے علاوہ مسلم یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر بھی ہوئے۔ جامعہ سندھ و جامعہ کراچی کے اولین وائس چانسلر بنے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ (سلیچ، محمد منیر احمد، ڈاکٹر، ''وفیاتِ نامورانِ پاکستان'' ۲۰۰۶ء، لاہور، ص ۹۲)

۵۳ پروفیسر محمود بریلوی: متعدد کتابوں کے مصنف۔ ایک علمی گھرانے سے تعلق تھا۔ مشہور ماہرِ اقبالیات یوسف سلیم چشتی بھی آپ کے قریبی عزیزوں میں تھے۔ آپ دونوں صاحبانِ علم کے نانا حاجی ریاض الدین بدایوں میں اپنی دینی حریت اور جرأت مندی کے سبب جانے پہچانے جاتے تھے۔ (محمد حسین، سید، مولوی، سید پوری بدایونی، ''مظہر العلماً، تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری کے ۶۱ علما'' مرتبہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری مشمولہ ''العلم'' کراچی، ۱۹۸۱ء اکتوبر تا دسمبر، ص ۳۸/۳۹)

۵۴ خواجہ قطب صاحب: اردو کالج میں سیاسیات کے پروفیسر

۵۵ خط کے ساتھ ''معاصرِ دکن'' کے مقدمے سے متعلق نعمت اللہ قادری صاحب کا تحریر کردہ ایک خط منسلک ہے، جس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جا رہا ہے:

مکرمی عقیل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اللہ کی ذاتِ عالی سے قوی امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، بروز منگل بعد عشأ حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حسب معمول پوری رات گذرنا چاہتی ہے۔ چار بجے انھوں نے ازروئے مہربانی مملکتِ حیدرآباد، تاریخ، تمدن اور سیاست سے متعلق تمام چیزیں لکھ دی ہیں۔ بس یہ چیزیں میرے سامنے ہیں اور آپ مجھے بار بار یاد آرہے ہیں۔ اس یاد کا محرک ہی آپ کو یہ عریضہ لکھنے کا سبب بنا ہے۔ حافظ صاحب تو تشریف لے گئے مگر میں مسافر کہاں جاؤں۔ لاہور کی سردی میں بغیر لحاف و بستر کے سونا چاہوں تو سو نہ سکوں گا اور خالی کروٹیں بدلوں تو اور بھی کوفت ہوگی۔ بس خیال آیا کہ لاؤ عقیل صاحب سے باتیں کرلوں۔ اس کتاب کا آپ نے پشتہ لکھ

کر نہیں دیا، غالباً ضخامت کم ہونے کی وجہ سے پیپر بیک استعمال کرنے کا خیال ہوگا یا اگر بھول گئے ہوں تو اب میں لکھوا لوں۔ اب راولپنڈی جانے کا ارادہ ہے وہاں سے واپسی پر آپ کی چیزیں اسی طرح ساری رات کی مشقت کے بعد لکھی جائیں گی۔ نیز آپ کو بھی تو ابتدائیہ کے طور پر چند صفحات لکھنے ہیں جس میں عبداللطیف صاحب مرحوم کا ذکر ہوگا اور حافظ صاحب (لطیف صاحب کے والد حافظ حیدر علی) نے جو چیزیں لکھ کر دی ہیں ان کا شکریہ ادا ہوگا۔ فاروق صاحب (لطیف صاحب کے بھائی) کے لیے بھی دعائے خیر ہوگی کہ یہ اپنے مرحوم والد کی خواہش کے مطابق اس کا کو جاری رکھنے کا عزم بالجزم رکھتے ہیں۔ میرے خیال سے یہ آپ حافظ صاحب کو براہِ راست بھیج دیں اور لکھ دیں کہ وہ اس کو لکھ کر رکھیں تاکہ میں آتے ہی لے لوں اور پازیٹو بنوا لوں۔ آپ نے مجھ سے کہا تھا کاتب کو کام دینا ہے۔ اب اگر اس کا ارادہ ہو تو میں اس کا نمونہ لے کر آؤں۔ ہاں اس کتاب کے لیے کسی آیت کا بھی تو انتخاب فرما دیجیے۔ آیت کتاب کے نفسِ مضمون سے مطابقت کرتی ہو۔ فضلِ حق خیر آبادی والا مضمون جلد سے جلد بھجوا دیجیے۔ مولانا محمد سعید علوی (فضلِ حق خیر آبادی والی کتاب کے مرتب) الشفا مسجد، شاہ جمال، لاہور

فقط

محمد نعمت اللہ قادری، مکتبۂ رحمانیہ

اردو بازار، لاہور

فہرستِ اسنادِ محولہ

۱۔ آرزو، مختار الدین احمد، ڈاکٹر، ''غالب کی ایک کم یاب تصنیف: تیغ تیز'' مشمولہ شش ماہی ''غالب'' ۲۰۰۰ء، کراچی، ادارۂ یادگارِ غالب۔

۲۔ احمد حسین صدیقی؛ ''دبستانوں کا دبستان'' جلد اول و دوم، ۲۰۰۳ء/۲۰۰۵ء کراچی۔

۳۔ امداد صابری، مولانا، 'تاریخِ اردو صحافت'' (۵ جلدیں) ۱۹۵۳ء تا ۸۳ء، دہلی۔

۴۔ ....، ''اجمیر کا چاند''، ۱۹۵۹ء، نئی دہلی۔

۵۔ ....، ''سیرتِ حاجی امداد اللہ اور ان کے خلفاً''، ۱۹۵۱ء، دہلی۔

۶۔ ....، ''دلی کی صدیقی برادری کی شخصیات''، ۱۹۶۴ء، دہلی۔

۷۔ ....، ''آثارِ رحمت''، ۱۹۶۷ء، دہلی۔

۸۔ ....، ''گلدستۂ صحافت''، ۱۹۸۴ء، دہلی۔

۹۔ ....، ''فرنگیوں کا جال''، ۱۹۷۹ء، دہلی۔

۱۰۔ ....، ''داستانِ شرف''، ۱۹۷۹ء، دہلی۔

۱۱۔ ....، ''۱۸۵۷ء کے مجاہد شعرا''، ۱۹۵۹ء، دہلی۔

۱۲۔ ....، ''۱۸۷۵ء کے غدار شعرا''، ۱۹۶۰ء، دہلی۔

۱۳۔ بلگرامی، سید علی اصغر، ''معاصرِ دکن''، (مقدمہ ڈاکٹر معین الدین عقیل)، ۱۹۷۸ء، کراچی۔

۱۴۔ تبریزی: محمد حسین، ''برہانِ قاطع''، ۱۸۳۲ء، دہلی۔

۱۵۔ رحمت فرخ آبادی، پروفیسر، ''نعمت اللہ قادری مرحوم''، ''العلم'' کراچی، ۱۹۸۳ء، جنوری تا مارچ۔

۱۶۔ جالبی، جمیل، ڈاکٹر، (مرتبہ) ''قومی اردو لغت''، طبع اول ۱۹۹۰ء، مقتدرہ قومی زبان، پاکستان۔

۱۷۔ سبزواری: شوکت سبزواری، ''اردو قواعد''، ۱۹۸۲ء طبع ثانی ۱۹۸۷ء، کراچی، مکتبۂ اسلوب۔

۱۸۔ سلیچ، محمد منیر احمد ڈاکٹر، ''وفیاتِ ناموارانِ پاکستان''، ۲۰۰۶ء، لاہور، اردو سائنس بورڈ۔

۱۹۔ شاہین، رحیم بخش، ''اوراقِ گم گشتہ'' (علامہ اقبال کے بارے میں غیر مدون تحریریں)، ۱۹۷۵ء، لاہور، آل پاکستان اسلامک پبلیکیشنز۔

۲۰۔ ....، "MEMONTOS OF IQBAL"، ۱۹۷۷ء، لاہور، آل پاکستان اسلامک پبلیکیشنز۔

۲۱۔ ....، ''اقبال کے معاشی نظریات''، سن ندارد، لاہور۔

۲۲۔ صدیقی، ثناء الحق ''محمد ایوب قادری محقق و مصنف'' مشمولہ ''ماہنامہ انجمن اسلامیہ میگزین'' ۱۹۸۰ء، شمارہ مئی، کراچی۔

۲۳۔ ....، ''میر و سودا کا دور؛ اردو شاعری کا عہدِ زریں''، ۱۹۶۵ء طبع ثانی ۱۹۹۳ء، کراچی، ادارۂ تحقیق و تصنیف

۲۴۔ ....، ''نقوشِ مائل''، ۱۹۷۸ء، کراچی، مہران اکیڈمی۔

۲۵۔ ....، ''دیوان یقین''، ۱۹۷۸ء، کراچی، مہران اکیڈمی۔

۲۶۔ ....، ''میری ماں''، ۱۹۷۸ء، کراچی، بیت المنان۔

۲۷۔ ....، ''جہادِ شاملی و تھانہ بھون''، سن ندارد، کراچی، ادارہ دانش و حکمت۔

۲۸۔ ....، ''زمین پر رہ کر آسمانوں کی سیر''، (مجموعۂ مضامین مرتبہ یونس رمز) ۱۹۹۳ء، کراچی، عجیر پبلی کیشنز۔

۲۹۔ ....، ''بزمِ انجم''، ۱۹۷۱ء، کراچی، ادارۂ تحقیق و تصنیف۔

۳۰۔ ....، ''تصوف کی حقیقت''، ۱۹۷۶ء، کراچی، اہلِ بیت اکیڈمی۔

۳۱۔ ....، ''مولانا محمد علی جوہر حیات اور تعلیمی نظریات''، ۱۹۹۰ء، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ، کراچی۔

۳۲۔ ....، ''مسلمان مؤرخین''، ۱۹۷۷ء، کراچی۔

۳۳۔ ....، ''بائبل، قرآن اور سائنس مصنفہ مورلیس بوکائے''، ۱۹۸۸ء، دہلی طبع ثانی ۲۰۰۵ء لاہور، آواز اشاعت گھر۔

۳۴۔ ....، ''چند مکاتیب'' (مولانا عبدالقدوس ہاشمی ندوی کے مکاتیب کا مجموعہ)، سن ندارد، کراچی، ادارۂ دانش و حکمت۔

۳۵۔ ....، ''تاریخ شاہ عالم'' (مصنفہ ڈبلیو فرینکلن)، ۱۹۷۷ء، آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس۔

۳۶۔ ....، ''مہ و انجم'' (مارٹن ڈیوڈسن کی تصنیف ''ASTRONOMY FOR BEGINNERS'' کا ترجمہ)، ۱۹۶۱ء، کراچی، انجمن ترقی اردو۔

۳۷۔ ....،''مرج البحرین'' (مسقفہ: عبدالحق محدث دہلویؒ)، ۱۹۶۸ء، ناشر ندارد (محمد علی)۔

۳۸۔ ....،''شرح رباعیات''، ۱۹۶۹ء، کراچی۔

۳۹۔ ....،''آثار و باقیات'' (لیونارڈ ویولے کی تصنیف DIGGING OF PAST کا ترجمہ)، ۱۹۶۸ء، مکتبۂ معاویہ۔

۴۰۔ ....،''مسلمان اندلس میں'' (MOORS IN SPAIN کا ترجمہ) ۱۹۷۲ء، ناشر ندارد۔

۴۱۔ ....،''وحدت الوجود والشہود''، ۱۹۶۳ء، کراچی۔

۴۲۔ ....،''تاریخ اندلس قبل از اسلام''، ۱۹۸۵ء، کراچی۔

۴۳۔ ظفر الحسن، مرزا، ''ذکرِ یار چلے'' ۱۹۷۰ء۔

۴۴۔ ....،''پھر نظر میں پھول مہکے'' ۱۹۷۴ء، کراچی، ادارۂ یادگارِ غالب۔

۴۵۔ ....،''وہ قربتیں سی وہ فاصلے سے''، ۱۹۸۵ء، کراچی، مکتبۂ اسلوب۔

۴۶۔ ....،''دکن اداس ہے یارو''، ۱۹۷۷ء، کراچی، ادارۂ یادگارِ غالب۔

۴۷۔ ....،''قرضِ دوستاں'' ۱۹۸۱ء، مکتبۂ کارواں، لاہور۔

۴۸۔ ....، ''عمرِ گزشتہ کی کتاب'' ۱۹۶۹ء، کراچی، ادارۂ یادگارِ غالب۔

۴۹۔ عبدالغفار خان، منشی، ''ایک نادر سفرنامہ (سیرِ دکن)''، ۱۹۸۲ء، کراچی۔

۵۰۔ عصامی، ''فتوح السلاطین'': مرتبہ محمد یوشع، ۱۹۴۶ء، مدراس؛ مرتبہ ڈاکٹر ہادی حسن بمبئی ۱۹۳۸ء۔

۵۱۔ عقیل، معین الدین، ڈاکٹر، ''خسرو کا حادثۂ اسیری'' مشمولہ ''مجلّہ ہم سخن'' خسرو نمبر، ونیز ''قومی زبان''، کراچی۔

۵۲۔ ....،''مولانا محمد علی اور ترکی'' مشمولہ ''مجلّہ برگِ گل'' (مولانا محمد علی نمبر)، ۱۹۷۸ء۔

۵۳۔ ....،''اسلامی کتب خانے'' (تبصرہ) مصنفہ محمد زبیر، مشمولہ ''اسلامی کتب خانے کی تقریب رونمائی'' مرتبہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری، ۱۹۸۰ء، کراچی۔

۵۴۔ ....عقیل، ''ابواللیث صدیقی کی لسانی خدمات'' مشمولہ ''ایک یادگار مجلّہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی پچاس سالہ خدمات''، ۱۹۸۱ء، کراچی لٹریری فورم۔

۵۵۔ ....،''تحریکِ آزادی اور مملکتِ حیدرآباد''، ۱۹۹۰ء، کراچی۔

۵۶۔ ....،''تحریکِ آزادی میں اردو کا حصہ''، ۱۹۷۶ء، کراچی؛ طبع ثانی ۲۰۰۸ء، لاہور۔

۵۷۔ ....،''مجلسِ اتحاد المسلمین: مقاصد، سرگرمیاں اور تحریکِ آزادی میں اس کا موقف'' مشمولہ ''برگِ گل'' بہادر یار جنگ نمبر''، و نیز مشمولہ ''Journal of the Pakistan Historical Society'' ۱۹۸۴ء، قسط اول: جولائی، قسط دوم: اکتوبر۔

۵۸۔ علوی، محمد سعید الرحمٰن، ''علامہ فضلِ حق خیرآبادی اور جہادِ آزادی''، ۱۹۸۷ء، لاہور۔

۵۹۔ عمیر الہاشمی، ''اردو نثر میں علما کا حصہ کے عنوان سے ڈاکٹریٹ کرنے والے پروفیسر محمد ایوب قادری سے ایک ملاقات'' (انٹرویو) مشمولہ ہفت روزہ، ترجمانِ اسلام''، ۱۹۸۰ء، لاہور، ۳۰ مئی تا ۵ جون۔

۶۰۔ غضنفر، حبیب اللہ خان پروفیسر، ''اردو کا اپنا عروض''، ۱۹۵۱ء، کراچی، اقبال بک ڈپو۔
۶۱۔ ....، ''اردو کا عروض''، ۱۹۸۰ء، غضنفر اکیڈمی۔
۶۲۔ ....، ''ہندی ادب''، ۱۹۷۲ء، کراچی، قمر کتاب گھر۔
۶۳۔ ....، ''زبان و ادب'' ۱۹۸۳ء، اشاعتِ ثانی ۲۰۰۳ء، غضنفر اکیڈمی، کراچی۔
۶۴۔ فاروقی، طاہر، 'سیرتِ اقبال''، ۱۹۴۹ء، لاہور، قومی کتب خانہ۔
۶۵۔ کاظمی، شبیر علی، ''پراچین اردو''، ۱۹۸۲ء، کراچی، مکتبۂ اسلوب۔
۶۶۔ کامل القادری، ''قدیم بلوچستان'' ۱۹۷۱ء، کوئٹہ۔
۶۷۔ ....، ''بلوچ قبائل''، ۱۹۸۳ء، کوئٹہ۔
۶۸۔ ....، ''بلوچی و براہوی مع تعارفِ مصنفین'' بہ اشتراک عبدالرحمن براہوی، ۱۹۷۳ء، کراچی۔
۶۹۔ قادری، ایوب، ''اردو کا پیر صاحب'' مشمولہ ''قومی زبان'' ۱۹۸۳ء، اگست، کراچی۔
۷۰۔ ....، ''اردو قواعد'' (تبصرہ) مشمولہ ''اخبارِ اردو'' ۱۹۸۳ء، ستمبر۔
۷۱۔ ....، ''اردو نثر کے ارتقا میں علما کا حصہ (شمالی ہند میں ۱۸۷۵ء تک)'' ۱۹۸۸ء، لاہور۔
۷۲۔ ....، '' وقائع عبدالقادر خانی''، مشمولہ ''علم و عمل'' جلد اول ۱۹۶۰ء، کراچی، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ۔
۷۳۔ ....، ''وقائع نصیر خانی''، مشمولہ ''علم و عمل'' جلد دوم، ۱۹۶۰ء، کراچی، اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ۔
۷۴۔ ....، ''تذکرۂ علمائے ہند'' ۱۹۶۱ء، کراچی، ہسٹاریکل سوسائٹی آف پاکستان۔
۷۵۔ ....، ''تواریخ عجیب عرف کالا پانی'' مصنفہ جعفر تھانیسری، ۱۹۶۲ء، کراچی، سلمان اکیڈمی۔
۷۶۔ ....، ''مآثر الامرا (تین جلدیں) (ترجمہ)، ۱۹۶۸ء، طبعِ ثانی ۱۹۸۰ء، لاہور۔
۷۷۔ ....، ''کاروانِ رفتہ''، ۱۹۸۳ء، کراچی۔
۷۸۔ ....، ''غالب اور عصرِ غالب''، ۱۹۸۲ء، کراچی۔
۷۹۔ ....، ''مخدوم جہانیان جہاں گشت''، ۱۹۷۵ء، کراچی۔
۸۰۔ ....، ''جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء''، ۱۹۷۶ء، کراچی۔
۸۱۔ مدھولی، عبدالغفار، ''مدرسۂ ابتدائی کی کہانی''، ۱۹۶۳ء، نئی دہلی۔
۸۲۔ محمد حسین، سید، مولوی، سید پوری بدایونی، ''مظہر العلما'' مرتبہ ڈاکٹر ایوب قادری مشمولہ ''العلم'' کراچی، ۱۹۸۱ء، اکتوبر تا دسمبر۔
۸۳۔ محمد زبیر: ''اسلامی کتب خانے''، مرتبہ ڈاکٹر ایوب قادری ۱۹۷۸ء، کراچی، ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی۔
۸۴۔ معین الرحمن، سید، ''اشاریۂ غالب''، ۱۹۶۹ء، لاہور۔
۸۵۔ نذیر احمد، ''نقدِ قاطع برہان''، ۱۹۸۵ء، دہلی۔

0 -------- 0